قازخستان کے وفد کی ملاقات

☆ اس کے بعد قازخستان سے آنے والے وفد کے ممبران نے حضورِانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ قازخستان سے امسال چھ افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔ وفد کے ممبران نے جلسہ سالانہ کے انتظامات کے حوالہ سے تعریفی کلمات کہے کہ سارے انتظامات بہت اچھے تھے اور متاثر کرنے والے تھے۔ بارش کے باوجود انتظامات میں کہیں کوئی روک پیدا نہیں ہوئی۔

☆ وفد کے ایک ممبر نے حضورِانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے استفسار کیا کہ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کی خدمت میں جب ہونے والے بچہ کا نام رکھنے کی درخواست کی جاتی ہے تو بعض اوقات حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز صرف ایک نام ہی دیتے ہیں اور اسی کے مطابق بچے کی پیدائش ہوتی ہے، یہ کس طرح ہوتا ہے؟

☆ **اس پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:** یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کروا رہا ہوتا ہے۔ عام طور پر تو میں دو نام دیتا ہوں۔ بعض دفعہ ایک ہی نام دیتا ہوں، لیکن یہ سب کچھ خدا کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔

☆ قازخستان سے ایک احمدی دوست عمرووعسکر صاحب بھی وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا: جلسہ بہت اچھے انداز میں مکمل ہوا ہے اور میرے ایمان کو مضبوط کر گیا ہے۔ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ہر آنے والا جلسہ میرے اوپر ایک نئے انداز میں اثر کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیاوی خوشیاں تو وقت کے ساتھ ساتھ پھیکی پڑ جاتی ہیں لیکن روحانیت سے حاصل کی جانے والی خوشیاں جتنی بار بھی میسر آئیں ہر مرتبہ ایک نئی راہ کھولتی ہیں جس کے بارے میں انسان نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوتا۔

☆ ایک مہمان بوگو بابیو داورن صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

اس جلسہ سالانہ کے انتظام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ جس جگہ ہماری رہائش رکھی گئی وہ بہت خوبصورت تھی۔ آب و ہوا تازہ اور خوشگوار تھی۔ رضا کاران نہایت سمجھدار تھے، مختلف اقسام کے کھانے پینے کی چیزیں پھل اور اسی طرح وقت کی پابندی کے ساتھ مہیا کیا جانے والا ٹرانسپورٹ کا انتظام تھا۔ ہم جس جگہ بھی جاتے ہمارے لیے وہاں ایک مارکی لگی ہوتی تھی جس میں کھانے پینے کا ہر وقت انتظام رہتا تھا۔

اسی طرح جلسہ سالانہ میں لگائی گئیں مختلف نمائشیں بھی مجھے بہت پسند آئیں۔ جلسہ سالانہ محبت ورواداری کا ایک ایسا نمونہ ہے جو دنیا کی تمام دوسری آرگنائزیشنز کے لئے اعلیٰ مثال رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ سب سے زیادہ فائدہ اور ہدایت مجھے جلسہ سالانہ کی تین دن کی کارروائی میں شامل ہو کر اور دیکھ کر حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ میری زندگی میں جو سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے وہ یہ ہے کہ میں نے خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی ہے۔ مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ مجھے ابھی تک اپنی حالت کا صحیح طور پر ادراک نہیں ہو سکا کیونکہ ابھی تک میں ایک ناقابل بیان کیفیت میں سے گزر رہا ہوں۔ میں حضورانور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری بیعت کو قبول فرمائے اور مجھے برکات سے نوازے۔

☆ وفد کے ممبران میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ قازخستان دامیر سفیعولین صاحب بھی شامل تھے۔ صدر صاحب نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا:

اس جلسہ نے مجھ پر بہت سے نشان چھوڑے ہیں۔ گویا کہ اس نے میرے دل کو خوشی سے بھر دیا ہے۔ جلسہ کے ہر کام نے میرے لئے احمدیت کی صداقت کی گواہی چھوڑی ہے، اس کی دلیل میں نے ہر شعبہ میں دیکھی۔

برطانیہ میں مجھے احمدیت کی تبلیغ بذریعہ ٹیلی ویژن اور ریڈیو نے بھی بہت متاثر کیا ہے۔ میرے خیال میں ریڈیو تک سب کی زیادہ رسائی ہے کیونکہ جب ہم جامعہ سے جلسہ کے لئے جاتے تھے تو بس میں بھی ریڈیو سنتے تھے اس کے علاوہ لندن میں بھی بس میں ہم نے ریڈیو سنا اور یہ بات میرے لئے بہت ہی خوشگوار تھی کہ کس طرح جماعت کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اگر ہم جلسہ کے انعقاد پر نظر دوڑائیں تو تمام شعبہ جات مثلاً ٹرانسپورٹ، کھانا پکانا و کھلانا، حفاظت، تعلقات عامہ، استقبال وغیرہ سب شعبہ جات بہت ہی اچھے انداز سے اپنا اپنا کام انجام دے رہے تھے جس کی وجہ سے کوئی مسئلہ اور رکاوٹ نظر نہیں آ رہی تھی۔ یہ سب کام اس اعلیٰ انتظام کے ساتھ چل رہے تھے کہ دنیا میں اس کی مثال نہیں۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے تقریب تقسیمِ تعلیمی اسناد و انعامات نے بھی بہت متاثر کیا۔ خاص طور پر یہ کہ خلیفۂ وقت خود دست مبارک سے یہ اسناد دیتے ہیں تا کہ افراد جماعت میں تعلیم اور سائنس، تحقیق کے میدان میں آگے بڑھنے کا رجحان پیدا ہو۔ کیا کوئی اور بھی اسلامی تنظیم ہے جو اس طرح تعلیم کے لئے حوصلہ افزائی کرتی ہو؟ جہاں تک میں جانتا ہوں داعش اپنے پیروکاروں کو دنیاوی تعلیم سے مکمل طور پر منع کرتی ہے۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے جلسہ کے دوران منعقدہ نمائشوں نے بھی بہت متاثر کیا ہے۔ ہر ایک نمائش ایک علیحدہ موضوع پر تھی۔ لیکن سب سے وسیع نمائش شعبہ اشاعت کی تھی۔ اس میں انگلش زبان میں بہت سی کتب تھیں۔ ایسی کتب تھیں جو میری مادری زبان رشین میں ابھی نہیں ہیں۔ میں نے دیکھا کہ کتنا وسیع کام ہے کتب، پمفلٹ وغیرہ کا ترجمہ اور اشاعت کرنا۔ شعبہ اشاعت برائے قرآن مجید اتنا وسیع ہے کہ جس میں پوری دنیا سے افراد جماعت ترجمہ اور طباعت کے کام میں حصہ لیتے ہیں۔

اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ کا کام بھی پوری دنیا میں بہت وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے۔ اسی طرح MTA کی ٹرانسمیشن، ریکارڈنگ، پروگرام وغیرہ بھی اپنی وسعت کو چھو رہا ہے اور اس میں بھی بہت سے افراد کام کرتے ہیں۔ تو کیا یہ احمدیت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے مجلس خدام الاحمدیہ کی میٹنگ بھی بہت پسند آئی جس میں سو سے زیادہ ملکوں کے نمائندگان شامل ہوئے اور جنہوں نے اپنی اپنی رپورٹس کارگزاری پیش کیں۔ ان میں سے بعض نے بتایا کہ ان کے ملک میں فلاحی کام ہوئے۔ مثلاً عطیہ خون، یتیموں کی مدد، مختلف فاؤنڈیشن کی مدد کے لئے پیسے اکٹھا کرنا، وقارِ عمل وغیرہ وغیرہ۔ یہ کام ان ملکوں میں بھی ہوتے ہیں جہاں جماعت کی بہت مخالفت ہوتی ہے۔ اسی طرح رپورٹس میں بتایا گیا کہ وہاں سپورٹس ریلی، اور مختلف کھیلیں ہوتی ہیں، جن میں خدام کو فضول وقت گزارنے کی بجائے کھیلنے کا موقع مل جاتا ہے۔ تو کیا یہ سب جماعت کی سچائی کے نشان نہیں؟

جلسہ کے دوران میں نے سب تقاریر سنی تھیں۔ لیکن مجھے خاص طور پر درج ذیل موضوعات نے بہت متأثر کیا:

حقیقی اسلامی جہاد، اس تقریر میں قلمی جہاد کی اہمیت، خودکش حملوں اور معصوموں کے قتل کی بجائے مذاکرات کی اہمیت بیان کی گئی۔ اسی طرح موجودہ دور میں اسلام کا اہم کردار، نوجوانوں کے آپس کے تعلقات، معاشرتی مسائل، انٹرنیٹ کے مسائل، موجودہ معاشرے کے رجحانات، سوشل میڈیا کا نوجوان نسل پر اثر، جدید نسل کی تربیت، فحاشی، بیہودہ مناظر کشی کے بدنتائج وغیرہ وغیرہ موضوعات۔ یعنی کہ مجھے یہاں پر وہ اسلام ملا جو کہ موجودہ دور کے تمام مسائل اور رجحانات کا جواب دیتا ہے نہ کہ وہ اسلام جو قدیم زمانے کی کہانیوں پر مبنی ہو۔ جیسا کہ دوسرے سب فرقے صرف قصے کہانیوں تک ہی محدود ہیں۔ اسی طرح حضور انور کے الفاظ نے بہت متأثر کیا جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ اسلام تمام مذاہب کو سچا مانتا ہے اور تمام گزشتہ رسولوں کو ماننا اور ان کی تعظیم کرنا سکھاتا ہے۔ تو کیا یہ سب جماعت کی سچائی کا نشان نہیں؟

عالمی بیعت نے بھی مجھے بہت زیادہ متأثر کیا تھا۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں بیان کروں اس حالت کو جو مجھ پر اس وقت طاری تھی۔ میرا دل کانپ رہا تھا اور آنکھوں سے آنسوں رواں تھے۔ میں اپنی لائن میں سب سے آخر پر تھا اور میرے آگے تقریباً سو آدمی تھے، اس طرح کی کل شائد دس صفیں تھیں۔ میرے آگے "جوناتھن صاحب" مقامی انگریز تھے۔ ہم پہلے سے ہی ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ مجھے اس بات نے مزید حوصلہ دیا کہ مقامی انگریز بھی احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ تو کیا یہ جماعت کی سچائی کا نشان نہیں؟

اسی طرح مجھے مہمانوں کی تقاریر بھی بہت پسند آئیں جن میں سے بعض نے براہ راست سٹیج سے حاضرین کو مخاطب کیا اور بعض نے اپنے ویڈیو پیغامات ارسال فرمائے تھے۔ سب مقررین کا ایک ہی نعرہ تھا "محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں"۔ قبل ازیں میں سمجھتا تھا کہ ذاتی شخصی محبت مراد ہے اور سوچتا تھا کہ کس طرح محبت ہو سکتی ہے ایسے لوگوں سے جو کہ برے کاموں میں ملوّث ہوتے ہیں۔ لیکن اب مجھے سمجھ آئی ہے کہ اس سے مراد ہے کہ معاشرہ سے محبت کرنا۔ اگر ہم معاشرہ سے محبت کریں گے تو معاشرہ بہتری کی طرف تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور اس وقت صرف احمدیت کی تعلیم ہی ہے جو یہ کام کر سکتی ہے۔ احمدیت امن، انصاف، اقلیتوں کے حقوق قائم کرنا، پوری انسانیت سے حسن سلوک، یہاں تک کہ 'محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں' کی تعلیم دیتی ہے۔ واقعۃً یہ نعرہ بہت ہی عظیم الشان ہے۔ اور یہ نعرہ بھی احمدیت کی سچائی کا ایک نشان ہے۔

مختصراً جلسہ کے دوران ہر لمحہ، ہر موڑ، ہر واقعہ میرے لئے سچائی کا نشان تھا۔ بار بار میں اس یقین میں پختہ ہوتا گیا۔ میں اپنے تمام بھائیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ضرور اس جلسہ میں شامل ہوں تا کہ اس جلسہ کی روح کو خود محسوس کر سکیں۔

جلسہ کے اختتام پر کچھ لوگ حدیقۃ المہدی میں ادھر اُدھر پھرنے لگے، کچھ کھڑے باتیں کرنے لگے، کچھ بہت خوش نظر آ رہے تھے گویا سب ایک دوسرے سے بغل گیر ہو رہے ہیں اور اتفاق اور اتحاد، بھائی چارہ کی ایک عملی تصویر پیش کر رہے تھے۔ اس وقت میں نے جنت کا نظارہ محسوس کیا۔

☆ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے صدر خدام سے فرمایا کہ اب آپ پوری طرح چارج ہو کر واپس جا رہے ہیں۔ اپنے فرائض پوری تندہی سے ادا کریں۔ قازخستان کے وفد کی حضورِانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے یہ ملاقات ایک بج کر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ممبران نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔